OPEN ACCESS
SUJRIS
﴾ Swat University Journal of Religious & Islamic Studies ﴿
ISSN: 2959-5509
www.sujris.uswat.edu.pk

SUJRIS
Vol.:3, Issue: 2, Jul - Dec 2025 PP: 42-49

جنسی تسکین کے لیے مصنوعی گڑیا اور جنسی کھلونوں کے استعمال کا شرعی جائزہ

A Sharīʿah Analysis of Using Artificial Dolls and Sex Toys for Sexual Gratification

Dr. Mufti Maaz Masood
Visiting Lecturer, Department of Islamic Studies, Abdul Wali Khan University, Mardan
Email: maazmasood567@gmail.com

Dr. Mufti Muhammad Yahya
Lecturer, Usmania Postgraduate College, Jamia Umama Peshawar
Email: Yahyausmania@gmail.com

Dr. Imran Javed
Teacher. E&SE Department, KP
Email: imranjaved189200@gmail.com

Abstract

This study provides a Sharīʿah analysis of artificial dolls and sex toys for sexual gratification, examining their historical context and religious rulings. The research emphasizes that while sexual desire is divinely placed for procreation, its fulfillment is strictly confined to the contract of Nikāḥ (marriage), as stipulated by the Qur'ān (e.g., Al-Mu'minūn 5-6). The paper first examines the prohibition of Istamnā' bil-yad (masturbation), noting a qualified exception where it may be permissible only to prevent the greater sin of Zinā (fornication). Applying this framework to sex toys, the study reviews two scholarly opinions. The dominant view, which is preferred, deems the use of these devices categorically forbidden (Ḥarām). This conclusion is based on key Islamic principles, including: (1) limiting gratification to one's spouse, (2) the principle of Sadd al-Dharā'i' (blocking the means to evil) due to their role in encouraging non-prescribed and artificial pleasure, and (3) the prohibition of possessing the dolls as they resemble idols (Tamāthīl). Conclusion: The use, purchase, and trade of artificial dolls and sex toys are determined to be Shari'ah-impermissible as they violate the core Islamic ethics concerning sexual purity and the sanctity of marital relations.

Keywords: *Sharīʿah, Sex Toys, Artificial Dolls, Istamnā' bil-yad, Nikāḥ, Fiqh..*

CC BY

تعارف:

انسان اورانسان کی طرح دیگر بے شمار حیوانات کی نسل کو دنیامیں آباد رکھنے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس میں اضافہ کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کو نَر اور مادہ کی صورت میں جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے، اور اِن دونوں کے اندر "جنسی خواہشات" کو ودیعت رکھا ہے، چنانچہ اسی خواہش کی تکمیل کے لیے وہ ایک دوسرے کی طرف مائل ہوتے ہیں، جنسی عمل پورا کرتے ہیں، اس سے مادہ کو حمل ٹھہرتا ہے، پھر بچہ پیدا ہوتا ہے اوریوں نسل در نسل کرہ ارض پر وجود برقرار رہتا ہے۔ اگرانسان یااِن جانوروں کی فطرت میں "جنسی خواہشات" نہ ہوتے تونَراورمادہ کا مِلاپ بہت کم ہوتا، چنانچہ پھر صدیوں تک اِن کی نسلیں شاید باقی نہ رہ سکتیں۔ ابن قیم فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور حواکی نسل دنیامیں پھیلانےاورزیادہ کرنے کاارادہ کیاتواُن میں شہوت کی حرارت رکھی، اور شوق وطلب کی آگ رکھی، اوردنوں میں سے ہرایک کودوسرے کے ساتھ ملنے کاطریقہ الہام فرمایا، چنانچہ دونوں نے اللہ تعالیٰ کے طے کردہ معاملہ کے مطابق ایک دوسرے سے ملاپ کیا۔[1]

اس حد تک توانسان اور دیگر حیوانات کامعاملہ یکساں ہے کہ نَراورمادہ کے ملنے سے حمل ٹھہرتاہے اور پھر بچے پیدا ہوتے ہیں لیکن اس سے آگے انسان کوچونکہ عقل وفہم کی نعمت سے نواز کراِس کواحکامِ شریعت کامکلّف بنادیاگیاہے اس وجہ سے اُسے دیگر حیوانات کی طرح آزادانہ طورپر جنسی خواہشات کی تکمیل کی اجازت نہیں دی گئی بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس ضرورت کوپورا کرنے کے لیے انسان کو "نکاح" کی صورت میں ایک مستقل کنٹریکٹ کاپابند بنایااوراس کے لیے قواعدوضوابط مقرر کیے۔ محرمات کی تفصیل سے آگاہ کیا، نکاح کاطریقہ اور شرائط واضح کیے، ایک دوسرے کے حقوق مقرر کیے، اولاد کی نعمت ملنے کی صورت میں اُن کے حقوق سکھائے اوراس کے علاوہ بھی بہت سارے احکامات بتائے تاکہ انسانی معاشرہ حیوانات کی طرح جنگلی معاشرہ نہ ہوبلکہ اشرف المخلوقات کارہن سہن اور معاشرہ سب سے ممتاز ہو۔

اس تمہید سے معلوم ہواکہ ایک بڑے مقصد کے حصول کے لیے انسان کی فطرت میں" جنسی خواہشات" کو رکھا گیالیکن اس کوخواہشات کی تکمیل میں بے مہار نہیں چھوڑاگیا۔ خواہش کی تکمیل کے جائزاور ناجائزدونوں طریقے سمجھادیے گئے اور جائزپر عمل کی صورت میں اجر وثواب کاوعدہ کیاگیاجب کہ ناجائزپر عمل پیرا ہونے کی صورت میں گناہ وعذاب سے ڈرایا گیا۔

انسان نے شروع ہی سے اپنی جنسی خواہش کی تکمیل کے لیے مختلف ذرائع کااستعمال کیااور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اُس میں تبدیلی بھی آتی گئی۔ اِن ذرائع میں مصنوعی آلات بھی شامل ہیں۔اس مقالہ میں موجودہ دور میں جنسی تسکین کے لیے استعمال ہونے والے مختلف مصنوعی ذرائع کاشرعی جائزہ پیش کیاجاتاہے۔

سابقہ تحقیقات کاجائزہ

جنسی تسکین کے لیے غیر فطری ذرائع کے استعمال پر فقہاے کرام نے اپنی کتابوں میں احکام تحریر کیے ہیں، نیزاس موضوع پر مختلف دارالافتاؤں سے فتاویٰ بھی جاری ہوچکے ہیں، انڈونیشیاکے ایک journal میں اس سے متعلق ایک تحقیقی مقالہ بھی لکھاجاچکاہے، تاہم اس حوالے سے کئی گوشے مزید تحقیق کے محتاج ہیں، اس لیے اس مقالے میں مزید تحقیق پیش کی جائے گی۔

جنسی کھلونوں کی تعریف:

A device or object designed for sexual stimulation (as a dildo, vibrator, etc.) or to enhance sexual pleasure or performance.[2]

جب کہ سکس گڑیا کی تعریف ان الفاظ سے کی ہے:

A sex toy resembling a woman's body in shape, size, and appearance.3

جنسی تسکین کے لیے استعمال ہونے والی اشیاء کا تاریخی پس منظر

زمانہ قدیم سے ہی انسان نے اپنی جنسی تسکین کے لیے فطری طریقوں کے علاوہ کچھ غیر فطری طریقے بھی استعمال کرتا چلا آ رہا ہے، تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قدیم ادوار میں عورتیں اپنی جنسی تسکین کے لیے کیلے، کدو یا کھیرے وغیرہ کو استعمال کرتی تھیں۔ بالخصوص ایامِ جنگ میں جب کہ اُن کے شوہر جنگوں میں مصروف ہونے کی وجہ سے گھروں سے باہر راتیں گزارتے تھے۔ صرف یہی نہیں بلکہ قدیم یونانی اور رومی تہذیب میں اس مقصد کے لیے آرٹی فیشل آلہ تناسل کا استعمال بھی ہوتا تھا۔ جو مختلف دھاتوں سے بنایا جاتا تھا۔

The oldest sex toy known to men is dated around 28,000 BC. It is a paleolithic stone phallus discovered at Hohle Fels Cave, southwestern Germany, by the archeologist Petra Kieselbach. It is speculated that it was used as a dildo, an idol sculpture, or more of a tool.4

کچھ یونانی مصنوعی آلہ تناسل پر چمڑا بھی لپیٹتے تھے تاکہ اس کے ذریعے سے فطری طریقہ تسکین سے قریب تر احساس حاصل ہو سکے۔ مصری تہذیب میں خواتین کدو کو خالی کر کے اس میں زندہ شہد کی مکھیاں ڈال کر اسے جنسی تسکین کے لیے استعمال کرتی تھیں اور اُن کی حرکت سے لطف اندوز ہوتی تھیں۔ انسان جیسے ہر میدان میں تدریجی ارتقاکے عمل سے گزرتا ہے ایسے ہی اس معاملہ میں بھی انسان نے کئی ارتقائی مراحل طے کیے۔ بیسویں صدی میں جہاں دیگر بے شمار سائنسی ایجادات ہوئے وہاں اس حوالے سے بھی نئی نئی چیزیں بنیں۔ مرد کے مصنوعی آلاتِ تناسل، اور عورت کے مصنوعی اندام نہانی کو اصل سے قریب تر بنانے کے لیے silicon سے یہ جنسی کھلونے بنائے جانے لگے۔ بجلی کے کرنٹ سے حرکت کرنے والے sexual vibrator بنائے گئے۔ اور اس سے بڑھ کر یہ کہ مردوں کی جنسی تسکین کے لیے silicon سے خاتون کی شکل اور سائز میں پوری گڑیا بنانے کا رواج شروع ہوا جس کے انسان جیسے سارے اعضا ہوتے ہیں، اور یہ سب کچھ ایک مکمل انڈسٹری کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ اس وقت جو مصنوع آلات زیادہ استعمال ہوتے ہیں اُن کے نام یہ ہیں:

Dildo, anal plugs, vibrator sex toys, anal beads, artificial orifice, Sex dolls[5]

شرعی جائزہ

اس پوری صورتحال میں جن لوگوں کو اسلامی احکام کی کوئی پرواہ نہیں وہ تو بے دھڑک اِن کو استعمال کرتے ہیں البتہ وہ مسلمان جو اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہی پر ایمان رکھتے ہیں اور اپنے آپ کو شرعی احکام کا پابند سمجھتے ہیں اُن کے لیے یہ نہایت اہم ہے کہ اس کا شرعی حکم اُن کے سامنے واضح ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر شہوت اور جنسی خواہشات پیدا کیے تو اس کی تسکین کے لیے حلال راستہ بھی متعین فرمایا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کی خوبیوں میں سے ایک خوبی بیان کرتے ہوئے فرمایا:

ترجمہ: اور وہ مؤمن بندے کامیاب ہوئے جو اپنی بیویوں اور باندیوں کے علاوہ دیگر ذرائع سے اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، بیوی اور باندی سے شہوت پوری کرنے میں اُن پر کوئی ملامتی نہیں۔ [6]

اس آیت میں بڑی وضاحت سے یہ بتایا گیا کہ کسی مرد کے لیے اپنی شہوت پوری کرنے کے لیے فطری راستے دو ہی ہیں: بیوی یا باندی۔ اس کے علاوہ کسی طریقے سے اگر وہ اپنی شہوت پوری کرے گا تو وہ اس پر مجرم ہوگا۔

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے نقل کیا ہے کہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم بہت سارے صحابہ نوجوان تھے، لیکن شادی کے لیے ہمارے پاس کوئی بندوبست نہیں تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے ارشاد فرمایا کہ اے نوجوانو! تم میں سے جو شادی کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو وہ شادی کرلے، کیونکہ یہ نظریں جھکانے اور شرمگاہ کو محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہے۔ اور جو شادی نہ کرسکے تو اس پر روزہ رکھنا لازم ہے، کیونکہ روزہ اُس کی شہوت توڑنے کا ذریعہ ہے۔ [7]."

اِس آیتِ کریمہ اور حدیث کو مدنظر رکھ کر فقہا نے استمناء بالید (ہاتھ کے ذریعے منی خارج کرنے کے عمل) کے حکم پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ اُسی حکم کو مدنظر رکھ کر جنسی کھلونوں کے حکم کو سمجھا جاسکتا ہے، اس لیے پہلے اس کو تفصیلا ذکر کیا جاتا ہے۔

استمناء بالید کا حکم

استمناء بالید، masturbation یعنی انسانی ہاتھ کے ذریعے انسان اپنی جنسی شہوت پوری کرلے یہ عمل شریعتِ اسلامی کی رو سے جائز نہیں۔ اور اس حرکت کے عدمِ جواز پر درج بالا آیتِ کریمہ اور رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد سے استدلال کیا ہے جو ابھی ذکر کی گئی، جس میں آپ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے جو شادی کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو وہ شادی کرلے، کیونکہ یہ نظریں جھکانے اور شرمگاہ کو محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہے۔ اور جو شادی نہ کرسکے تو اس پر روزہ رکھنا لازم ہے، کیونکہ روزہ اُس کی شہوت توڑنے کا ذریعہ ہے۔" علامہ ابن حجر لکھتے ہیں:

"واستدل به بعض المالكية على تحريم الاستمناء؛ لأنه أرشد عند العجز عن التزويج إلى الصوم الذي يقطع الشهوة، فلو كان الاستمناء مباحا، لكان الإرشاد إليه أسهل" [8]

اس حدیث سے وجہ استدلال یہ ہے کہ اگر استمناء بالید جائز ہوتا تو رسول اللہ ﷺ روزے رکھنے کی بجائے اس عمل کی طرف رہنمائی فرماتے لیکن چونکہ آپ ﷺ نے اس کا تذکرہ نہیں کیا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عمل جائز نہیں۔

روح المعانی میں علامہ آلوسیؒ اللہ تعالی کے ارشاد:

"وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ------- [9]"

کی وضاحت کرتے ہوے فرماتے ہیں:

کہ استمناء کے حکم میں فقہاے کام کا اختلاف ہے، اس کو خضخضۃ، اور جلد عمیرۃ بھی کہتے ہیں، جمہور آئمہ کرام کے ہاں یہ حرام ہے اور یہ "ماوراء ذلک" میں داخل ہے۔ [10]

فقہاے حنفیّہ میں سے علامہ ابن عابدین اپنی کتاب ردالمحتار میں لکھتے ہیں:

(قوله الاستمناء حرام) أي بالكف إذا كان لاستجلاب الشهوة. [11]

ترجمہ: ہتھیلی کے ذریعے منی خارج کرنا اس وقت حرام ہے، جب کہ اس سے مقصود اپنے آپ کو شہوت دلا کر پھر اس کی تسکین ہو۔

اسی طرح امام نوویؒ فرماتے ہیں:

يحرم الاستمناء، وهو إخراج الماء الدافق بيده، وبه قال أكثر أهل العلم.[12]

ترجمہ: استمناء حرام ہے، یعنی ہاتھ کے ذریعے منی نکالنا۔ اکثر اہلِ علم نے یہی فرمایا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ عام حالات میں جب کہ شہوت کا غلبہ نہ ہو یہ عمل شرعاً جائز نہیں۔ البتہ فقہاے کرام نے وضاحت کی ہے کہ بعض ناگزیر حالات میں اس عمل کی گنجائش ہو سکتی ہے۔

استمناء بالید کی جائز صورت

عام حالات میں تو استمناء کی اجازت نہیں اور طبّی لحاظ سے بھی اسے مضر سمجھا جاتا ہے لیکن چند مخصوص حالات میں اس کی گنجائش رکھی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب کسی شخص پر شہوت کا بے حد غلبہ ہو جائے اور وہ خطرہ محسوس کرے کہ اگر ہاتھ کے ذریعے اپنے آپ کو فارغ نہ کرے تو گناہ میں مبتلا ہو جائے گا، تو ایسی صورت میں گناہ سے بچنے کی خاطر اس عمل کی گنجائش ہو جاتی ہے۔ اس سلسلے میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے استدلال کیا گیا ہے، جس میں وہ فرماتے ہیں:

وقال ابن عباس: نكاح الامة خير منه وهو خير من الزنا.[13]

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما استمناء کے بارے میں کہتے کہ باندی کے ساتھ نکاح کرنا اس عمل سے بہتر ہے، اور یہ عمل زنا سے بہتر ہے۔

یعنی اگر ایک طرف زنا میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو اور دوسری طرف استمناء۔ تو زنا سے بہتر ہے کہ استمناء کرلے۔ یہ دراصل مشہور فقہی قاعدے کی بنا پر ہے جس میں یہ طے ہے کہ "یختار اہون البلیتین[14]" یعنی جب دو حرام کاموں میں سے ایک کام کرنا ضروری ہو جائے تو اُن دونوں میں سے جس کی حرمت نسبتاً ہلکی ہو اس کو اختیار کرلیا جائے۔ اب زنا چونکہ بہت سخت جرم ہے اس لیے اس سے بچنے کی خاطر استمناء کی گنجائش ہو سکتی ہے۔ علامہ ابن عابدین لکھتے ہیں:

"اما إذا غلبتہ الشھوۃ ولیس لہ زوجۃ ولا امۃ ففعل ذلک لتسکینھا فالرجاء انہ لا وبال علیہ"[15]

ترجمہ: اگر کسی پر شہوت کا غلبہ ہو جائے، اور شہوت کی تسکین کے لیے بیوی یا باندی نہ ہو، اس لیے استمناء کرلے تو امید ہے کہ اس پر کوئی وبال نہ ہو گا۔

مصنوعی گڑیا اور جنسی کھلونوں کا حکم

جنسی تسکین کے لیے جنسی کھلونوں اور مصنوعی گڑیا کا استعمال غیر مسلم معاشروں میں عام ہو چکا ہے، اور اب اس کے اثرات بعض مسلم معاشروں میں بھی دیکھنے کو ملتے ہیں، اس لیے ضروری ہے کہ اس کے شرعی حکم پر روشنی ڈالی جائے تاکہ مسلمان اس کے حکم سے آگاہ ہوں۔

شریعت کی نظر میں یہ ہرگز پسندیدہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو بے جا ضائع کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے بدن میں شہوت رکھی ہے لیکن تسکینِ شہوت کو انسانی زندگی کا مقصد نہیں بنایا۔ اس لیے از خود شہوت اُبھارنے اور پھر اس کی تسکین

کے لیے غیر فطری طریقے کو استعمال کرنے کی شرعاً گنجائش نہیں جیسا کہ استمناء بالید کے حکم میں تفصیل سے معلوم ہوا۔ جو لوگ نکاح کر چکے ہیں اور حلال طریقے سے شہوت پوری کر سکتے ہیں، اُن پر لازم ہے کہ حلال طریقے سے ہی شہوت پوری کریں، چاہے وہ شہوت پیدا ہونے کے بعد اس کی تسکین ہو یا اپنے شریک حیات کے ساتھ شہوت اُبھار کر اس کی تسکین ہو، دونوں میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی نظر ایک خاتون پر پڑی، تو آپ ﷺ اپنی اہلیہ حضرت زینب کے پاس آئے، وہ اپنے لیے ایک چمڑے کو رنگ رہی تھی، آپ ﷺ نے ان سے اپنی ضرورت پوری فرمائی، پھر صحابہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ "بلاشبہ (دِل میں فتنہ ڈالنے کے حوالے سے) عورت شیطان کی شکل میں سامنے آتی ہے اور شیطان ہی کی شکل میں واپس جاتی ہے، تم میں سے جب کوئی کسی عورت کو دیکھے تو وہ اپنی اہلیہ کے پاس جائے، اس سے اُس کے دِل میں موجود گناہ کا خیال ختم ہو جائے گا۔"[16]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس شخص کے پاس حلال راستہ موجود ہو، وہ کسی ناجائز راستے کی طرف دھیان نہ رکھے۔ اور جو شادی شدہ نہ ہو اور شادی کی قدرت رکھتا ہو تو اُسے چاہیے کہ نکاح کر لے، اور یا گناہ سے بچنے کے لیے روزہ رکھے جیسا کہ حدیث میں گذرا۔ البتہ اگر کسی ناگزیر صورتحال کا شکار ہو جائے جس میں زِنا کا شکار ہونے کا ڈر ہو تو پھر عارضی طور پر تسکینِ شہوت کے لیے استمناء بالید سے کام لے سکتا ہے۔

مصنوعی گڑیا یا دیگر جنسی آلات چونکہ شہوت اُبھارنے اور غیر فطری طریقے سے لذت اندوزی کے لیے ایک پورا پلاننگ ہے، اس لیے اس کے استعمال کی شریعت میں گنجائش نہیں۔ اس حوالے سے مملکت عربیہ سعودیہ کی فتوی کمیٹی نے اپنے " فتاوى اللجنة الدائمة" نے بھی یہی فتوی دیا ہے، چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"فقد أرشد - صلى الله عليه وسلم - إلى أحد طريقين هما: الزواج، أو الصوم، لمن لم يقدر على الزواج، ولم يذكر طريقا غيرهما، فدل على تحريم الاستمناء" انتهى. وعليه: فيحرم الاستمتاع بالدمى الجنسية، سواء حصل إنزال أم لا."[17]

اسی طرح دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی نے فتوی نمبر: 144209202261 میں لکھا ہے، شریعتِ مطہرہ کی رو سے مرد کے لیے بیوی یا باندی کے علاوہ کسی بھی چیز کے ذریعہ شہوت کو ابھارنا یا شہوت پوری کرنا جائز نہیں ہے، اسی طرح عورت کے لیے شوہر کے علاوہ دوسری کسی بھی چیز سے شہوت کو ابھارنا یا شہوت پوری کرنا جائز نہیں ہے؛ لہٰذا زوجین کے لیے جنسی تعلقات کے دوران سیکس ٹوائز (sex toys) یعنی جنسی کھلونے استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔[18]

جنسی کھلونوں کے استعمال سے متعلق یہ ایک رائے ہے جس کے مطابق اِن آلات کا استعمال بہر حال جائز نہیں۔ چاہے اِن کے ذریعے شہوت ابھار کر پھر اُس کی تسکین ہو، یا پھر شہوت ابھرنے کے بعد اِن کے ذریعے محض تسکین کیا جائے۔ دونوں صورتوں میں اِن کا استعمال جائز نہیں۔

دوسری رائے:

جنسی کھلونوں کے استعمال سے متعلق دوسری رائے مفتی ابراہیم ڈیسائی کی ہے جو چند مخصوص حالات میں اِن کے استعمال کو جائز سمجھتے ہیں۔ وہ اپنے فتویٰ میں اس کے استعمال کے لئے کچھ شرائط تحریر کرتے ہیں:

یعنی شرائط استعمال میں یہ ہے کہ ا: جسم کے لئے کسی قسم کا ضرر نہ ہو،
۲: حرام چیزوں یا اجزاء کا استعمال نہ ہو،
۳: شرمگاہوں میں استعمال نہ ہوں
۴: مسلسل استعمال سے عادت نہ پڑے کہ اس کے بغیر زوجین اپنی جنسی تسکین نہ کر سکے۔
۵: اس کو آلہ دخول نہیں بنایا جائے۔
۶: اس کھلونے کو خردتے وقت یہ عہد ہو کہ اس کی وجہ سے کوئی حرام میں مبتلا نہیں ہوگا نہ اس کی وجہ سے کسی ناجائز کاموں والے مقامات کو جائے گا۔اس کو اگر خریدنا ہے اتو انٹرنیٹ پر خریدا جائے۔[19]

ترجیح:

اِن دونوں آراء میں سے پہلی رائے زیادہ راجح ہے کیونکہ اُس کے دلائل براہِ راست قرآن وسنت کے نصوص اور اقوالِ فقہاہیں۔ دوسری رائے کی بنیاد محض استمناء بالید پر قیاس ہے جو درست معلوم نہیں ہوتا۔پہلی رائے کے راجح ہونے کی دیگر وجوہات یہ بھی ہیں کہ :

1۔ جنسی تسکین کے لیے استعمال ہونے والے آلات فحاشی کی طرف دعوت دیتے ہیں جب کہ فحاشی کی طرف دعوت شرعاقرآنی نصوص کی بنیاد پر حرام ہے۔[20]

2۔ جنسی کھلونوں کو خریدنااور اپنے پاس رکھنا بے حیائی ہے اور بے حیائی شرعا قرآنی آیات اور احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں قبیح اور ناپسندیدہ ہے۔[21]. "

3۔ مصنوعی گڑیا جو جنسی تسکین کے لیے بنائی جاتی ہے وہ پورے ایک بت کی شکل میں ہوتی ہے، جس کا بنانا، خریدنااور اپنے پاس رکھناسب حرام ہے۔ [22]کہ حضرت علیؓ کا فرمان ہے کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ مجسموں کو مٹادو، اور اونچی قبروں کو زمین کے ساتھ ہموار کردو۔

اور حدیث میں ہے کہ جس گھر میں کتا یا کوئی مجسمہ ہو تو فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے۔

نتائج البحث:

1. زمانہ قدیم سے جنسی تسکین کے لیے مصنوعی کھلونوں کا استعمال چلا آرہا ہے۔تاہم زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کی شکلوں میں تدریجی ارتقاء بھی ہوئی ہے۔
2. اللہ تعالیٰ نے ایک خاص مقصد کے تحت انسان میں شہوت کے جذبات پیدا کیے ہیں، محض لطف اندوز ہونا ہی مقصود نہیں۔
3. جنسی تسکین کے لیے استمناء بالید عمومی حالات میں ممنوع ہے تاہم اگر کسی موقع پر زِنا میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو توزِنا سے بچنے کے لیے اس عمل کی گنجائش ہے۔
4. جنسی جذبات کو ابھارنے کے لیے جنسی کھلونوں اور مصنوعی گڑیا کا استعمال شرعاجائز نہیں۔
5. جن آلات کا استعمال شرعاجائز نہ ہواُن کی خرید وفروخت بھی جائز نہیں ہوتی اس لیے جنسی کھلونوں اور مصنوعی جنسی گڑیا وغیرہ کی خرید وفروخت اور کاروبار شرعاحرام ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی وحوالہ جات

1 ابن قیم الجوزیۃ، التبیان فی اقسام القرآن، بیروت، دار المعرفۃ ص327
2 https://www.oed.com/viewdictionaryentry/Entry/176989
3 https://www.oed.com/viewdictionaryentry/Entry/176989
4 https://thetoy.org/sex-toys-a-brief-history/
5 Ahmad riady, Diktum, jurnal syariah dan hukum, vol#18, July 2020, p#38
6 المؤمنون 5،6
7 صحیح البخاری 5066، صحیح مسلم 1400
8 ابن حجر العسقلانی، فتح الباری، بیروت، دار المعرفۃ، 1379ھ، ص 112/9
9 المؤمنون 5،6
10 الآلوسی، روح المعانی، بیروت، دار المعرفۃ، 1379ھ ص 10/18
11 ابن عابدین، رد المحتار علی الدر المختار، بیروت، دار الفکر، 1992 ص 27/4
12 النووی، المجموع شرح المہذب، بیروت، دار الفکر، ص 421/16
13 النووی، المجموع شرح المہذب، بیروت، دار الفکر، ص 421/16
14 ابن نجیم، الأشباہ والنظائر، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، 1999ء، ص 76
15 ابن عابدین، رد المحتار علی الدر المختار، بیروت، دار الفکر، 1992 ص 27/4
16 مسلم، صحیح مسلم، رقم الحدیث 1403
17 https://islamqa.info/ar/answers/333699
18 دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی، فتوی نمبر 144209202261
19 https://islamqa.org/hanafi/askimam/28476/sex-toys-please-clarify-is-the-use-of-sex-toys-valid-because-the-phrase-or-those-whom-their-right-hand-possess-applies-to-it-as-that-toy-is-bought-and-completely-in-poss
20 النور 19
21 احمد بن حنبل، مسند احمد، ص 501/2
22 صحیح مسلم رقم الحدیث 969